20031 ـ نماز میں قنوت کرنا

سوال

میں نماز میں دعاء قنوت کے متعلق دریافت (رکوع کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعاء کرنا) کرنا چاہتا ہوں کہ آیا یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے یا کہ یہ کسی حالت میں جس پر وہ تھے کی بنا پر استثنائی عمل ہے، گزارش ہے کہ آپ میرے سوال کا جواب دیں کیونکہ ہماری مسجد کے امام صاحب نے کہا ہے کہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کونسی نماز افضل ہے ؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جس میں دعا قنوت لمبی کی جائے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

فقھاء نے قنوت کی تعریف یہ کی ہے:

" نماز میں قیام کے اندر مخصوص جگہ میں دعاء کا نام ہے"

علماء کرام کے صحیح اقوال کے مطابق نماز وتر میں رکوع کے بعد دعا قنوت مشروع ہے.

اور جب مسلمانوں پر مصائب کا شکار ہوں تو مسلمانوں کے لیے مشروع ہے کہ وہ نماز پنجگانہ میں سے ہر فرضی نماز کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد دعا قنوت کریں حتی کہ اللہ تعالی ان سے وہ مصیبت دور کر دے اور مسلمانوں سے نجات دے دے.

دیکھیں: کتاب تصحیح الدعاء تالیف الشیخ ابو بکر ابو زید (460).

اور ہر قسم کے حالات میں نماز فجر میں دعاء قنوت کرنا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کو دعاء قنوت کے لیے خاص کیا ہو، اور نہ ہی یہ ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں دعاء قنوت ہمیشہ اور اس پر مداومت کی ہو.

بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہ ثابت ہے کہ مصائب کے وقت اس کے مناسب قنوت فرمائی، لہذا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں بھی قنوت کروائی اور دوسری نمازوں میں بھی جس میں وہ رعل اور

ذکوان قبیلے جنہوں نے نبی علیہ السلام کے بھیجے ہوئے قراء کرام صحابہ کو قتل کر دیا تھا، جنہیں دین کی تعلیم کے مبلغ بنا کر بھیجا گیا تھا، اور یہ بھی ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور دوسری نمازوں میں کمزور مسلمانوں کے لیے دعا کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالی انہیں دشمن سے نجات دلائے، لیکن اس پر مداومت اور ہمیشگی نہیں کی.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفاء راشدین بھی اسی طریقہ پر عمل کرتے رہے، امام کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ مصائب کے وقت دعا قنوت کرنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا اور پیروی کرنے پر ہی اکتفا کرے.

ابو مالك اشجعی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے کہا:

اے ابا جان آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نمازیں ادا کی اور ابو بکر اور عمر فاروق اور عثمان غنی اور علی رضی اللہ تعالی عنہم کے پیچھے بھی نمازیں ادا کیں، تو کیا وہ نماز فجر میں دعاء قنوت کیا کرتے تھے ؟

تو انہوں نے کہا: میرے بیٹے یہ نئی ایجاد ہے.

اسے ابو داود کے علاوہ باقی پانچوں نے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے الارواء الغلیل (435) میں صحیح قرار دیا ہے.

اور سب سے بہترین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی طریقہ ہے.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ الافتاء (7 / 47).

اور اگر آپ یہ کہیں کہ:

کیا نماز وتر کی دعاء قنوت کے لیے کوئی خاص اور محدود دعاء ہے، اور مصیبت اور مشکلات کے وقت کی دعاء خاص ہے؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ:

نماز وتر کی دعاء قنوت کے لیے کئی ایک دعائیں وارد ہیں، جن میں سے کچھ یہ ہیں:

1 ـ وہ دعاء جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی رضی اللہ تعالی عنہما کو سکھائی تھی وہ یہ ہے:

" اللهم اهدني فيمن هديت ، وعافني فيمن عافيت ، وتولني فيمن توليت ، وبارك لني فيما أعطيت ، وقني شر ما قضيت ، فإنك تقضي ولا يقضى عليك ، إنه لا يذل من واليت ، ولا يعز من عاديت ، تباركت ربنا وتعاليت ، لا منجى منك إلا إليك "

اے اللہ مجھے ہدایت نصیب فرما، اور مجھے عافیت سے نواز، اور میرا کارساز بن، اور جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے اس میں برکت فرما، اور جو تو نے فیصلہ کیا ہے اس کے شر سے مجھے محفوظ رکھ، کیونکہ تو ہی فیصلہ کرنے والا ہے، اور تیرے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا، جس کارساز تو بن جائے اسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا، اور جس کے خلاف تو ہو جائے اسے کوئی عزت نہیں دے سکتا، اے ہمارے رب تو بابرکت اور بلند ہے، تیرے علاوہ کہیں اور پناہ اور نجات نہیں ہے"

ابو داود حدیث نمبر (1213) سنن نسائی حدیث نمبر (1725) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے الارواءل الغلیل حدیث نمبر (429) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

2 ـ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے آخر میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

" اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ "

اے میں تیری رضا کے ساتھ تیری ناراضگی سے پناہ چاہتا ہوں، اور تیری سزا سے تیری عافیت کے ساتھ، اور تیری پناہ میں آتا ہوں، میں تیری حمد و ثناء شمار ہی نہیں کرسکتا، جس طرح تو نے اپنی ثناء بیان کی ہے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1727) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے الارواء الغلیل (430) اور صحیح ابو داود (1282) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

یہ دعاء پڑھنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے جیسا کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہ سے قنوت وتر کے آخر میں ثابت ہے، ان صحابہ میں ابی بن کعب، اور معاذ انصاری رضی اللہ تعالی عنہم شامل ہیں.

دیکھیں: تصحیح الدعاء للشیخ بکر ابو زید (460).

قنوت نازلہ:

مصائب اور مشکلات کے وقت کی دعاء قنوت:

مشکلات اور مصائب کے وقت حالات کے مناسب دعاء کرے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہے کہ انہوں نے عرب کے ان قبائل پر لعنت کی جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بد عہدی اور غداری کرتے ہوئے انہیں شہید کر دیا تھا، اور مکہ میں رہنے والے کمزور اور ضعیف و ناتواں مسلمانوں کے لیے دعاء فرمائی کہ اللہ تعالی انہیں نجات دے، اور عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے ثابت ہے کہ انہوں نے قنوت نازلہ میں مندرجہ ذیل دعاء پڑھی:

" اللهم إنا نستعينك ونؤمن بك ، ونتوكل عليك ونثني عليك الخير ولا نكفرك ، اللهم إياك نعبد ، ولك نصلي ونسجد ، وإليك نسعى ونحفد ، نرجو رحمتك ونخشى عذابك ، إن عذابك الجدَّ بالكفار مُلحق ، اللهم عذِّب الكفرة أهل الكتاب الذين يصدون عن سبيلك "

اے اللہ ہم تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں، اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں، اور تجھ پر بھروسہ اور توکل کرتے ہیں، اور تیری ثنائے خیر بیان کرتے ہیں، اور تیرے ساتھ کفر نہیں کرتے، اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں، اور تیرے لیے ہی نماز ادا کرتے اور تیرے سامنے ہی سجدہ کرتے ہیں، اور تیری طرف ہی رجوع کرتے ہیں، ہم تیری رحمت کی امید رکھتے، اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں، یقینا تیرا عذاب کفار کو پہنچنے والا ہے، اے اللہ اہل کتاب کے کافروں کو جو تیری راہ سے روکتے ہیں انہیں عذاب سے دوچار کردے"

سنن بیہقی (2 / 210) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے الارواء الغلیل (2 / 170) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: (یہ روایت) عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے نماز فجر میں ثابت ہے، اور ظاہر یہی ہوتا ہے کہ یہ قنوت نازلہ ہے جیسا کہ ان کی دعاء میں کفار کے لیے بد دعاء کی گئی ہے.

اور اگر آپ یہ کہیں کہ: کیا ان مذکورہ دعاؤں کے علاوہ کوئی اور دعاء کرنا بھی ممکن ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ:

جی ہاں ایسا کرنا جائز ہے، امام نووی رحمہ اللہ تعالی " المجموع " میں کہتے ہیں:

صحیح اور مشہور یہ ہے جس کو جمہور علماء نے قطعی طور پر بیان کیا ہے کہ یہی متعین نہیں (یعنی انہی الفاظ کے ساتھ ہی دعاء قنوت متعین نہیں) بلکہ ہر دعاء کے ساتھ ہو سکتی ہے. اھـ

دیکھیں: المجموع للنووی (3 / 497).

اور اس لیے کہ وارد شدہ الفاظ اور صیغہ بذاتی متعین نہیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ کے ساتھ دعا نہیں کی، تو اس میں اور الفاظ زیادہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے.

شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اس دعاء میں کفار پر لعنت کے الفاظ زیادہ کرنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے الفاظ زیادہ کرنے اور مسلمانوں کے لیے دعاء کرنے میں کوئی حرج نہیں.

دیکھیں: قیام رمضان للالبانی (31).

یہاں ایک اہم مسئلہ باقی ہے کہ:

کیا دعاء قنوت رکوع سے قبل ہو گی یا بعد میں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ:

" اکثر احادیث اور اکثر اہل علم کے ہاں یہ ہے کہ: دعاء قنوت رکوع کے بعد ہے، اور اگر رکوع سے قبل بھی کی لی جائے تو کوئی حرج نہیں، اسے یہ اختیار ہے کہ قرآت مکمل کرنے کے بعد رکوع کرے اور پھر رکوع سے اٹھنے کے بعد ربنا ولك الحمد کہنے کے بعد دعاء قنوت کر لے.... یا پھر اسے یہ اختیار ہے کہ وہ قرآت مکمل کرنے کے بعد دعاء قنوت کرے اور پھر رکوع کر لے، یہ سب سنت میں وارد ہے" انتہی

ماخوذ از الشرح الممتع لابن عثیمین (4 / 64).

تنبیہ:

سائل یہ کہنا کہ: (وہ نماز افضل ہے جس میں دعاء قنوت لمبی ہو)

ہو سکتا ہے وہ اس حدیث کی طرف اشارہ کرنا چا رہا ہو جو مسلم رحمہ اللہ تعالی نے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کی ہے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" افضل نماز وہ ہے جس میں قنوت لمبی ہو"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1257).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

میرے علم کے مطابق علماء کرام کے اتفاق کے مطابق یہاں قنوت سے مراد قیام کا لمبا ہونا ہے. اھـ

لہذا اس حدیث سے رکوع کے بعد دعاء قنوت مراد نہیں، بلکہ اس سے قیام کا لمبا ہونا مراد ہے.

والله اعلم .